علم تفسیر پہلے مدوّن ہوا یا علم حدیث

از

(جناب خواجہ حافظ محمد علی شاہ صاحب)

(۲)

کشف الظنون میں پہلی اور دوسری تیسری صدی کی جن تفسیرات کا تذکرہ ہے ان کو بالاجمال والاختصار ہم ذکر کئے دیتے ہیں لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسلامی علوم و فنون میں اول مدون علم تفسیر ہے۔ یا تفسیر مجاہد بن جبر اس علم کی اول و اقدم تالیف ہے

صاحب کشف الظنون نے حروف معجم (ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز) کی ترتیب پر ۹۰ سے زائد تفسیر کی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کے مختصر احوال بھی لکھے ہیں۔ ہم صرف صحابہ و تابعین و اتباع تابعین کی کتب تفاسیر کا ایک مختصر سا نقشہ ترتیب دیتے ہیں اور یہ ترتیب دان تفسیری روایات کے ناقلین کی) سنین وفات کے اعتبار سے قائم کرتے ہیں۔ اس نقشہ سے ایک ہی نظر میں بخوبی واضح ہو جائے گا کہ کس کی تفسیر (یا تفسیری روایات کے مجموعہ) کو تقدم بالشرف اور اولیت کی فضیلت حاصل ہے۔ ذکر سنین میں کمی زیادتی یا غلطی کی ذمہ داری ہم پر عاید نہیں کیونکہ سنین وفات میں اختلافات اتنے کثیر ہیں کہ ان کی تصحیح کے لئے کتب حوالہ جات کی طرف مراجعت نہ ہو سکی۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ تفسیری روایات کے ان تمام مجموعوں اور مرتب شدہ کتابوں میں جس کی فہرست دی جا رہی اور تفصیل لکھی جا رہی ہے افسوس یہ ہے کہ کوئی ایک بھی اس وقت موجود نہیں لہذا تفسیر مجاہدؒ یا تفسیر ابن عباسؓ یا اور کسی صحابی و تابعی کی تفسیر پر اولیت و اقدمیت کا حکم لگانا رجماً بالغیب نہیں تو اور کیا ہے۔

برخلاف صحف حدیث کے کہ احادیث نبویؐ کی جمع و تدوین کے باب میں تاریخی ثبوت کے علاوہ ایک کتاب (امام مالک کی مؤطا) اپنے وجود و شہرت کی وجہ سے اولیت و اقدمیت کا سہرا

اپنے سر باندھے ہوئے ہمارے سامنے موجود ہے۔

ذیل کی فہرست ملاحظہ کیجئے۔ اس میں تفسیر مجاہدؒ کا نمبر ہماری دی ہوئی ترتیب کے اعتبار سے چوتھا ہے اس بنا بریں ان کی تفسیر اول واقدم نہیں ہوتی۔

حضرت مجاہد تابعی ہیں۔ اور یہ صحیح کہ کبار تابعین اور مبرزین مفسرین میں سے ہیں مگر جس طرح ان کی طرف منسوب شدہ تفسیر ان کی جمع کردہ نہیں اسی طرح (ہماری لکھی ہوئی فہرست میں)

(۱) تفسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۲) تفسیر الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ (۳) اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ یہ ہر سہ کتب تفاسیر بھی ان مفسرین کی اپنی جمع کردہ نہیں۔ لہذا تابعی کی تفسیر سے پہلے۔ صحابی کی تفسیر کا اور اس سے بھی پہلے سرکار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کا مرتبہ ہونا چاہئے اور اسی کو اول واقدم تفسیر شمار کرنا چاہئے چاہے وہ کبھی مرتب کی گئی ہو اور کوئی اس کا مرتب ہو۔ نہ کہ تفسیر مجاہدؒ کو۔

(نوٹ) علاوہ ازیں اس بارے میں کہ کون سی تفسیر اور کس کی تفسیر اول مرتب ہوئی۔ بکثرت اختلاف نظر آتا ہے۔ ابن خلکان کی رائے یہ ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی تفسیر ابن جریج نے مدون کی جو کہ ۸۰ھ میں اسلام لائے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی[1]

(۱) تفسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ صاحب کشف الظنون نے اس کے متعلق امام ثعلبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس تفسیر کا بعض حصہ اس کے مصنف (ابو الحسن محمد بن قاسم فقیہ) سے سنا اور باقی کی اجازت حاصل کی (کشف الظنون جلد اول ص۳۱۵ و ص۳۱۶)

(۲) تفسیر الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ ابو الحسن محمد بن قاسم فقیہ کی تالیف کردہ۔ اس کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے یہ پوری تفسیر اس کے مصنف سے پڑھی ہے۔ ج ا ص۳۱۱۔

(۳) تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اس کے متعلق صاحب کشف الظنون نے صرف دو لفظ لکھے ہیں کہ مختصر ہے اور مخلوط ہے (یعنی کلام پاک کی آیات کے ساتھ ممزوج تفسیر ہے) اس کے علاوہ

---

[1] بعض علماء کا خیال ہے کہ عبد الملک بن مروان کے زمانۂ خلافت میں اس کی استدعا پر ابن جبیر نے فن تفسیر میں کتاب لکھی جو اس فن کی پہلی کتاب ہے۔

اور کچھ نہیں لکھا۔ ج ۱ ص ۳۰۴

(۴) تفسیر مجاہد (صفحہ ۳۱۴ و صفحہ ۳۱۵)

مجاہد نام۔ ابو الحجاج کنیت، باپ کا نام جبیر۔ مکی ہیں۔ ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ یا ۱۰۳ھ یا ۱۰۴ھ میں بلا اختلاف الاقوال وفات پائی۔

ان کے کئی طریقے ہیں۔ (۱) ابن ابی نجیح متوفی ۱۳۱ھ۔

(۲) ابن جریج متوفی ۱۵۰ھ

(۳) لیث متوفی ۱۷۵ھ

(۵) تفسیر ضحاک متوفی ۱۰۵ھ

(۶) تفسیر عوفی۔ یعنی محمد بن سعد بن محمد بن حسن عوفی۔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں (بحوالہ ثعلبی) صفحہ ۳۱۲

(۷) تفسیر حسن بصری۔ متوفی رجب ۱۱۰ھ۔ صفحہ ۳۰۵

(۸) تفسیر یزید بن ہارون سلمی تابعی متوفی ۱۱۷ھ بحوالہ ابو الخیر۔

(۹) تفسیر قتادہ بن دعامہ یعنی ابن السدوسی۔ ان کے کئی طریقے ہیں۔ ایک طریق (۱) خارجہ بن مصعب سرخسی کا ہے۔ (خارجہ نے اپنی طرف سے بھی اس میں قریباً ایک ہزار احادیث زیادہ کی ہیں) دوسرا طریق۔ (۲) شیبان بن عبد الرحمٰن نحوی کا ہے اور تیسرا طریق (۳) معمر کا۔

(۱۰) تفسیر عطاء بن ابی رباح ۱۱۴ھ۔ بحوالہ ثعلبی

(۱۱) تفسیر عطاء بن دینار۔ ۱۲۶ھ۔

(۱۲) تفسیر اسماعیل سدی کبیر (تفسیر السدی علی طریق الروایۃ)۔ متوفی ۱۲۷ھ صفحہ ۳۱۰

(۱۳) تفسیر عطاء بن ابی مسلم الخراسانی۔ متوفی ۱۳۵ھ۔ بحوالہ ثعلبی

(۱۴) تفسیر زید بن اسلم العدوی المدنی ذی الحجہ ۱۳۶ھ

(۱۵) تفسیر کلبی۔ محمد بن سائب۔ ۱۴۶ھ۔ ان کے بھی چند طرق ہیں۔

(۱) طریق محمد بن فضل۔ (۲) طریق یوسف بن بلال۔ (۳) طریق حبان اور یہ سب حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

(۱۶) تفسیر شعبہ بن حجاج بصری۔ وفات ۱۶۰ھ

(۱۷) تفسیر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی شیخ البخاری ص۲۱۱

(۱۸) تفسیر فریابی۔ محمد بن یوسف وفات ۲۱۲ھ۔ بحوالہ ثعلبی علامہ سیوطیؒ نے اس کا اختصار لکھا اور انتخاب کیا۔ ص۲۱۱

(۱۹) تفسیر ضحاک بن مزاحم ہلالی ص۲۱۱۔ ان کے کئی طریقے ہیں۔ (۱) طریق جویبر یعنی ضحاک کے شاگرد جویبر ان سے روایت کرتے ہیں اور یہ ایک مبسوط کتاب ہے۔ (۲) طریق علی بن الحکم۔ (۳) طریق عبید بن سلیمان باہلی۔ (۴) طریق روّق بن عطیہ بن حارث۔

(۲۰) تفسیر شبلی بن عباد مکی۔ بحوالہ ثعلبی۔

(۲۱) تفسیر عبد بن حمید بن نصر کشی ۲۴۹ھ۔

(۲۲) تفسیر عکرمہ عن ابن عباسؓ۔

(۲۳) تفسیر مسیب بن شریک۔ ص۲۱۵ بحوالہ ثعلبی

(۲۴) تفسیر مقاتل بن حیان۔

(۲۵) تفسیر مقاتل بن سلیمان ۱۵۰ھ۔

نوٹ (۱) مقاتل بن حیان کے دو طریقے ہیں۔ (۱) طریق ثعلبی۔ (۲) طریق ابو عصمہ المروزی۔

(۲) یہ دونوں مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان ۳۰ آدمیوں سے روایت کرتے ہیں۔ جن میں ۱۲ تابعی ہیں۔ ص۲۱۵

(۳) اس تمام تفصیل سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان حضرات تابعین کرام و تبع تابعین عظام نے کوئی تفسیر کی کتاب حدیث کے رسائل و کتب کی طرح خود تالیف و تصنیف کی تھی۔ اور اگر تسلیم کر لیا جائے کہ ان حضرات نے تفسیر میں تالیفات کی ہیں اور مذکورہ تمام تفسیریں ان کی مؤلفہ ہیں تو یہ بالکل

ظاہر ہے کہ آج ان میں سے کوئی تفسیر بھی موجود نہیں صرف تفسیری روایات ہیں جو تبع تابعین اور اس طبقہ کے بعد علماء نے اپنی کتب ہائے تفسیر میں ذکر کی اور نقل کی ہیں یا ان کو مستقل کتاب کی صورت میں مرتب کر دیا گیا ہے۔

یہ صحیح کہ حضرت مجاہدؒ تابعین مفسرین میں پہلی صدی ہجری کے بعد وفات پانے والے ہیں۔ خیر القرون کی شمولیت اور تقدم وفات کی وجہ سے آپ کو تقدم بالاولیت کا شرف حاصل اور آپ ہر طرح لائق استناد ہیں۔

لیکن تابعین مفسرین کی اسی جماعت میں پہلی صدی ہجری کے اندر وفات پانے والے کئی حضرات ہیں۔ جن میں مرہ ہمدانی۔ ابو العالیہ اور سعید بن جبیر کا نام لیا جا سکتا ہے اس پر مزید یہ کہ یہ تینوں بھی حضرت ابن عباسؓ کے تلامذہ و اصحاب میں سے ہیں۔ مرہ ہمدانی نے ۷۶ھ سے قبل وفات پائی۔ ابو العالیہ کا انتقال ۹۰ھ میں ہوا اور سعید بن جبیر ۹۵ھ میں شہید ہو گئے۔

اگر حضرت مجاہد کی تقدم وفات سے تفسیر مجاہد کا فن تفسیر کی پہلی کتاب ہونا اور اس اعتبار سے علم تفسیر کا اول مدون ہونا ثابت ہو سکتا ہے تو مذکورہ بالا ہر سہ اصحاب کی تفسیر کا مرتبہ حضرت مجاہد کی تفسیر سے اول ہونا چاہئے۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباسؓ یا کسی دوسرے مفسر صحابی کی تفاسیر اور تفسیری روایات بدرجۂ اولیٰ اس کی مستحق ہیں کہ ان کو اول التفاسیر اور اقدم التفاسیر کہہ سکیں۔ چاہے وہ کسی زمانہ میں مرتب کی گئی ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیری روایات کا مجموعہ مرتب شدہ موجود ہے اور آپ وفات کے اعتبار سے بھی ان سب سے مقدم ہیں کیونکہ آپ کی وفات ۶۸ھ میں ہوئی۔ اور حضرت مجاہد۔ مرہ ہمدانی ابو العالیہ اور سعید بن جبیر کے استاذ و شیخ بھی ہیں یہ چاروں اصحاب تفسیر کتاب اللہ کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں وہ تمام تر حضرت ابن عباسؓ ہی سے نقل کرتے ہیں لہذا ان سب میں ہر حیثیت سے تفسیر ابن عباسؓ کو تقدم و اولیت کا شرف ہوگا نہ کہ تفسیر مجاہد کو جیسا کہ بعض علماء مصر کا خیال ہے واللہ اعلم بالحق والصدق والصواب والیہ المرجع والمآب۔